نظرات

اب تو گھر جلنے لگا نوبت یہانتک آ گئی

اس وقت ملک میں دینی مدارس کے مستقبل کے سلسلہ میں زبردست خطرات اور اندیشوں کا اظہار کیا جا رہا ہے بالغ نظر مخلص ارباب علم و قلم دینی مدارس کے رجسٹریشن کی جس تباہ کاری اور ہلاکت آفرینی کا تذکرہ مختلف اخبارات و رسائل میں کر رہے ہیں وہ حد درجہ فکر و تشویش کا باعث ہے۔

حق یہ ہے کہ دینی مدارس کے دو بلند ترین قلعوں اور قدیم مراکز کو رجسٹریشن کے دھماکوں کی تباہ کاریوں سے جس طرح انتشار و افتراق اور آپسی چپقلش رسہ کشی، مقدمہ بازی کی جس سنگین و شرمناک صورت حالات سے دوچار کر کے رکھ دیا ہے، وہ اس لائق ہے کہ اب سے بہت پہلے اس پر کافی توجہ دی جاتی اور ملت کے ارباب فکر و دانش اکابر اور مخلص رہنما سر جوڑ کر بیٹھتے ہر قسم کی جنبہ داری سے دور ہٹ کر خالص دینی نقطۂ نظر اور ملی دردمندی کے جذبات کے ساتھ تمام حالات کا جائزہ لے کر بگڑتی ہوئی اس صورت حال کو سدھارنے کی کوشش کرتے، مگر ہم کو سخت افسوس کے ساتھ

کہنا پڑتا ہے کہ دوسرے بہت سے مسائل کی طرح وقت اور حب ِ حالات کی اس نازک بحث کو جس طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے وہ صد درجہ افسوسناک ہے اور اس سے خود ہمارے علماء کرام اکابر ملت اور رہنمایان کرام کی حیثیت اور پوزیشن عوام میں مشتبہ ہو رہی ہے اور یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ وقت اور حالات کی ساری نزاکتیں ساری سنگینیاں ساری نحوست سامانیاں اور آنے والے تمام خطرات دینی قلعوں پر ہونے والی تباہ کن یورشوں کے سارے خدشات اور اندیشے سامنے آ رہے ہیں۔ قانونی نزاکتیں بھی ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی ہیں لیکن اس اہم ترین مسئلہ پر ملک گیر پیمانہ اور اجتماعی انداز پر، جو مشورہ غور و خوض اور تمام پہلوؤں پر نظر ڈال کر فیصلہ کرنے کا جو طریقہ اپنایا جانا چاہئے تھا وہ دور دور نظر نہیں آ رہا ہے۔

سنا ہے کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس کانپور کے موقع پر کچھ لوگوں نے اس سوال پر بحث کی کوشش کی اور ارباب بورڈ کو توجہ دلائی، مگر اس کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ اقدام ابھی تک سامنے نہیں آیا۔

یہ جماعتیں جو خالص ملی مفادات کے نام پر قائم ہیں، یہ مجلسیں، یہ سیمینار یہ کانفرنسیں جو خالص دین اور ملت کے مفادات کے تحفظ کے نام پر کئے جا رہے ہیں اور جن پر اس مفلوک الحال قوم کا سرمایہ بیدریغ خرچ ہو رہا ہے اگر ان میں بر وقت کسی مسئلہ کی پیچیدگی نزاکت اور اہمیت کی طرف توجہ نہیں دی جا سکتی، تو سوال کیا جا سکتا ہے کہ یہ لیڈروں کی پلٹنیں یہ جماعتوں کا ہجوم یہ سیمناروں کا دور دورہ، یہ کانفرسوں کے سلسلے آخر کس مرض کی دوا اور کس درد کا علاج ہے۔؟

یا تو صاف صاف کہا جاتے کہ ان بنیادی معاملات میں پڑنے سے بعض

ایسے لوگوں کی نامانگی مول لینے کا خطرہ ہے جن کی نارواشنگی سے اپنے کئی ایک مفادات کو ٹھیس پہونچ سکتی ہیں ورنہ پھر ہر نزاکت اور ہر خطرے سے بے نیاز ہوکر دینی مدارس کی زندگی اور موت کے اس سوال پہ پوری سنجیدگی سے اس کے تمام فقہی و علمی اور عملی گوشوں پر گہری نظر ڈالتے ہوئے صحیح مبلاگ اور جرأت مندانہ قدم اٹھایا جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں اور بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں بالکل ایسی ہی بات ہو رہی ہے کہ کسی درخت کی جڑوں میں کھولتا ہوا پانی ڈال کر اس کی جڑوں کو بیکار اور درخت کے وجود کو ختم کرنے کا عمل جاری رکھا جائے اور شاخوں کی صفائی کرتے رہیں اور ان پر ٹھنڈا پانی ڈال کر ان کی سرسبزی شادابی کا وہ خواب دیکھا جائے جو صرف دیوانوں، صرف پاگلوں کا کام ہوتا ہے یا پھر ان لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے جو مسلسل لگاتار پے در پے ایسے عمل کرتے رہتے ہیں جن سے قوم و ملت اپنے عظیم نقصانات کو محسوس نہ کرسکے۔ اپنے اجتماعی مفادات اور مسائل کی اہمیت اور ان کی سنگینی سے بے خبر رہے اور اپنی تباہ کاریوں کے مسلسل عمل سے ایسی لاعلم ہو جائے کہ اسے تباہی کا پتہ ہی نہ چل سکے، اور یہ احساس ہی نہ ہو سکے کہ۔ ع

کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے۔